بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (آل عمران ۷۴) — اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا (الفتح ۲)

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۱ امان ۱۳۴۷ ہش ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ ۲۱ مارچ ۱۹۶۸ء | نمبر ۶۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس کو دل سے خدا تعالیٰ سے تعلق ہو اسے وہ رسوائی کی موت نہیں دیتا

انسان کو چاہیئے کہ مومن بنے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق قائم کرے

"میں یقیناً جانتا ہوں کہ جس کو دل سے خدا تعالیٰ سے تعلق ہے اسے وہ رسوائی کی موت نہیں دیتا۔ ایک بزرگ کا قصہ کتب میں لکھا ہے کہ ان کی بڑی دعا تھی کہ وہ طوس کے مقام میں فوت ہوں۔ ایک کشف میں بھی انہوں نے دیکھا کہ میں طوس میں ہی مروں گا۔ پھر وہ کسی دوسرے مقام میں سخت بیمار ہوئے اور زندگی کی کوئی امید نہ رہی تو اپنے شاگردوں کو وصیت کی کہ اگر میں مر گیا تو مجھے یہودیوں کے قبرستان میں دفن کرنا۔ انہوں نے وجہ پوچھی تو بتلایا کہ میری بڑی دعا تھی کہ میں طوس میں مروں مگر اب پتہ لگتا ہے کہ وہ قبول نہیں ہوئی اس لئے میں مسلمانوں کو دھوکا دینا نہیں چاہتا۔ اس کے بعد وہ رفتہ رفتہ اچھے ہو گئے اور پھر طوس گئے اور وہاں بیمار ہو کر مرے اور وہیں دفن ہوئے۔ اس لئے مومن ہو تو خدا تعالیٰ رسوائی کی موت نہیں دیتا اور دل کے خیالات پر مواخذہ نہیں ہوتا جب تک کہ ان کو عزم کر لے۔ ایک چور اگر بازار میں جاتا ہو اور ایک صراف کی دکان پر روپوں کا ڈھیر دیکھے اور اسے خیال آئے کاش کہ میرے پاس بھی اس قدر روپیہ ہو اور پھر اسے چرانے کا ارادہ کرے مگر قلب اسے لعنت کرے اور وہ باز رہے تو وہ گنہگار نہ ہوگا اور اگر پختہ عہد کر لے کہ اگر موقعہ ملا تو ضرور چرا لونگا تو گنہگار ہوگا۔ آدمؑ کے قصہ میں بھی خدا فرماتا ہے ولم نجد لہ عزما۔ یعنی ہم نے اس کی عزیمت نہیں پائی۔ عصیٰ آدم کے معنی ہیں کہ صورت عصیان کی ہے۔ مثلاً آقا ایک غلام کو کہے کہ فلاں رستے جا کر فلاں کام کر آؤ وہ اگر اجتہاد کرے اور دوسرے راہ سے جاوے تو عصیان تو ضرور ہے مگر وہ نافرمان نہ ہوگا۔ صرف اجتہادی غلطی ہوگی جس پر مواخذہ نہیں۔"

(البدر ۱۴ نومبر ۱۹۰۶ء)

اخبار احمدیہ

263

— ربوہ ۲۰ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

[redacted]

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات تعلیم الاسلام کالج

بعض ناگزیر وجوہ کی بناء پر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات (کانووکیشن) بجائے ۲۴ مارچ کے ۳۱ مارچ بروز اتوار صبح نو بجے ہوگا۔ جملہ طلباء کو علیحدہ بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

(پرنسپل)

ربوہ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ

اہل ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۲۲-۳-۶۸ بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ نماز جمعہ کے بعد مسجد میں ہی تشریف رکھیں اور جلسہ میں شریک ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ)

تسبیح و تحمید اور درود شریف کی خاص تحریک

عہدہ داران جماعت کا نہایت ضروری فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو خاص تحریک فرمائی ہے کہ وہ یکم محرم الحرام سے سال بھر تک بکثرت تسبیح و تحمید اور درود شریف کا خاص اہتمام کریں تاکہ اللہ تعالیٰ اسلام کے لئے جلد تر سامان پیدا فرمائے۔

ہماری تنظیم کا اولین مقصد یہ ہے کہ امام وقت کی ہر آواز جماعت کے جملہ افراد تک پہنچائے۔ اور ہر تحریک عملی جامہ پہنائے۔ یکم محرم الحرام بالکل قریب ہے۔ جملہ عہدہ داران، امراء کرام اور صدر صاحبان اور باقی عہدہ داروں کا فرض ہے کہ جلد سے جلد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کو اور حضور کے خطبہ کو سب احباب جماعت تک واضح رنگ میں پہنچائیں تاکہ جب نئے قمری ہجری سال کا آغاز ہو تو جماعت احمدیہ کے جملہ افراد اس پروگرام پر عمل پیرا ہوں۔ مرد و زن سبھی تسبیح و تحمید اور درود شریف میں منہمک ہو کر آسمانی برکات سے بہرہ اندوز ہو رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کو ادا کرنے کی توفیق بخشے آمین

خاکسار ابو العطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۶۸ء

ایک خطرناک رجحان اور اس کا سدِّباب

یہ امر بہت افسوس ناک ہے کہ مغربی ممالک کی تقلید میں پاکستان کے اندر بھی طالب علموں میں سگریٹ نوشی کا رجحان تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے اور اس کے نتیجہ میں بہت سی معاشرتی خرابیاں پیدا ہو کر نئی نسل کی صحت اور اخلاق پر بہت برا اثر ڈال رہی ہیں۔

ایک اخباری اطلاع کے مطابق طلباء میں سگریٹ نوشی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کے لئے کراچی میں طلباء کی ایک تنظیم نے "سگریٹ نوشی کے انسداد کا ہفتہ" منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگرچہ اس ہفتہ کے پروگرام کی تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں تاہم اس میں شک نہیں کہ اس تنظیم کا یہ اقدام بہت مستحسن ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں اس خرابی کو دور کرنے کے لئے ہمہ گیر جدوجہد کی ضرورت ہے۔ طلباء کے والدین، اساتذہ اور سماجی اور اصلاحی تنظیموں کے تعاون سے طلباء کو اس قبیح اور انتہائی مضر عادت سے باز رکھنے کے لئے ٹھوس اور مؤثر تدابیر عمل میں لائی جانی چاہئیں۔ ہمارے نزدیک ایک طرف طلباء کو سگریٹ اور تمباکو نوشی کے تباہ کن اثرات سے آگاہ کرنا ضروری ہے اور دوسری طرف یہ بھی ضروری ہے کہ سگریٹ سازی کی صنعت کو ملک میں فروغ نہ دیا جائے اور بالخصوص سگریٹ ساز کمپنیوں کو پبلسٹی اور اشتہار بازی پر بے انداز روپیہ خرچ کرنے سے کس طرح نوجوانوں کو گمراہ کرنے سے روکا جائے۔

خود مغربی ممالک میں لوگوں اور بالخصوص طلباء کو سگریٹ نوشی سے باز رکھنے کے لئے بہت منظم طریق پر دوڑ دھوپ کی جا رہی ہے جس کا تذکرہ آئے دن وہاں کے اخباروں میں آتا رہتا ہے۔ وہاں سگریٹ نوشی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی مہلک بیماریوں اور ان میں مبتلا ہونے والوں کے اعداد و شمار اس کثرت سے شائع کئے جاتے ہیں کہ جس کثرت سے بالعموم سگریٹ ساز کمپنیاں اپنے سگرٹوں کو مقبول بنانے کے لئے اشتہارات وغیرہ شائع کرتی ہیں۔ چنانچہ امریکن کینسر سوسائٹی نے تو اس بارہ میں باقاعدہ ایک مہم جاری کر رکھی ہے۔ اس کی طرف سے آئے دن اخباروں میں سگریٹ نوشی کے مہلک اثرات کے متعلق اعداد و شمار شائع ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ دو سال قبل امریکن کینسر سوسائٹی کے سنیئر وائس پریذیڈنٹ مسٹر ہیرلڈ ایس ڈیہل کا ایک بیان شائع ہوا تھا۔ اس میں انہوں نے بتایا تھا کہ سگریٹ نوشی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے پھیپھڑے کے سرطان کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ یہ مہلک مرض وبائی امراض کی طرح بڑی سرعت سے پھیلتا جا رہا ہے۔ اور اس میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد ہر سال نہایت خوفناک طریق پر بڑھتی جا رہی ہے۔ انہوں نے بتایا تھا کہ پھیپھڑے کے سرطان کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد آج سے ایک نسل پہلے مرنے والوں کی تعداد سے دس گنا بڑھ چکی ہے۔ اندازہ ہے کہ پھیپھڑے کے سرطان کی وجہ سے امریکہ میں ہر سال پچاس ہزار اموات واقع ہوتی ہیں۔ مسٹر ڈیہل کا یہ بیان ریڈرز ڈائجسٹ کے اگست ۱۹۶۶ء کے شمارہ میں شائع ہوا تھا اور یہ اعداد و شمار ۱۹۶۵ء تک کے اندازوں پر مشتمل تھے۔ اس کے ایک سال بعد ریڈرز ڈائجسٹ بابت اگست ۱۹۶۷ء میں صفحہ ۱۲۰ پر امریکن کینسر سوسائٹی کی طرف سے جو اعداد و شمار شائع ہوئے ان میں بتایا گیا کہ ۱۹۶۶ء کے دوران سگریٹ نوشی کی وجہ سے پیدا ہونے والے امراض کے نتیجہ میں امریکہ میں ڈیڑھ لاکھ اموات ہوئیں۔ پھر امریکن کینسر سوسائٹی کے سنیئر وائس پریذیڈنٹ مسٹر ڈیہل کے جس بیان کا ابھی ہم نے حوالہ دیا ہے اس میں انہوں نے مزید بتایا تھا کہ پھیپھڑے کے سرطان کے علاوہ سگریٹ نوشی کے نتیجہ میں اور کئی لحاظ سے بھی لوگوں کی زندگی اجیرن ہوتی جا رہی ہے۔ ان کے اندازہ کے مطابق دیگر بواعث کے علاوہ سگریٹ نوشی کی وجہ سے ہی ہر سال تین لاکھ افراد شریانوں کے مختلف عوارض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ دس لاکھ افراد کو شدید قسم کی پرانی کھانسی یا پھیپھڑوں میں ضرورت سے زیادہ ہوا بھرنے کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ اور تقریباً اتنی ہی تعداد ان مریضوں کی ہوتی ہے جو معدہ میں پھوڑا نکل آنے کے باعث نہایت تکلیف میں زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔

سگریٹ نوشی کے ہلاکت آفرین اثرات اور سگریٹ نوش افراد کے عبرت ناک انجام سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے سلسلہ میں گزشتہ سال ریڈرز ڈائجسٹ میں ہی ایک متوفی کا لکھا ہوا "اپنا وفات نامہ" بھی شائع ہوا تھا۔ یہ دراصل ہنولولو "سٹار بلیٹن" کے رپورٹر مارک واٹرز کی وہ آخری تحریر تھی جو اس نے اپنی وفات سے چند روز پیشتر لکھی تھی۔ یہ شخص سگریٹ نوشی کی وجہ سے پھیپھڑے کے سرطان میں مبتلا ہو کر بہت اذیت ناک زندگی گزار رہا تھا۔ اپنی تکالیف کا احساس کر کے وہ اپنے آپ کو زندہ درگور تصور کیا کرتا تھا۔ جب اسے یہ احساس ہو گیا کہ وہ اس دنیا میں چند دن کا مہمان ہے۔ تو اس نے دوسروں کو سگریٹ نوشی کی ہلاکت آفرینیوں سے خبردار کرنے کے لئے "ایک متوفی کا لکھا ہوا اپنا وفات نامہ" کے زیر عنوان ایک طویل مضمون لکھا جس میں اپنی کیفیت کا درد انگیز نقشہ کھینچنے کے بعد نوجوانوں کو ان الفاظ میں مخاطب کیا۔

"میں نہیں کہہ سکتا کہ میری اس تحریر کو پڑھ کر کوئی شخص سگریٹ نوشی ترک کر دے گا۔ مجھے اس پر شبہ ہے کوئی ایک فرد بھی تو ایسا نہیں جس نے قبل ازیں میری نصیحت سے متاثر ہو کر سگریٹ نوشی ترک کی ہو۔ تم میں سے ہر شخص یہی سمجھتا ہے کہ ایسا جان لیوا مرض دوسرے ہی کو لاحق ہوگا اور میں خود اس سے محفوظ رہوں گا۔ لیکن جب تمہیں پھیپھڑے کا سرطان ہوگا تو تمہیں میری اس نصیحت کی قدر ہوگی۔ میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ خدا تمہارے حال پر رحم کرے۔ تم اپنے سینے کے ایکسرے پر ایک سایہ دیکھو گے۔ یہ سایہ فی الحقیقت ایک دل ہلا دینے والی چیز ہے۔ اس کے بعد تم کچھ نہیں کر سکو گے۔

اس وقت بظاہر میری طبیعت نسبتاً ٹھیک ہے۔ جب درد اٹھتا ہے تو نرسیں مجھے کوئی چیز کھلا دیتی ہیں۔ میرا سانس بہت چھوٹا ہے۔ میں درمیان میں بیٹھے بغیر پانچ قدم بھی چل سکتا۔ سرطان بڑھتے بڑھتے میرے جگر تک پہنچ گیا ہے اور میں نہیں جانتا اور کہاں کہاں اس کے پاؤں جم چکے ہیں۔

میرے بچنے کی اب کوئی امید نہیں۔ اب وقت اور موقعہ ہاتھ سے نکل چکا ہے مگر خدا کرے یہ وقت اور موقعہ تمہارے ہاتھ سے نہ نکلے اور تم اس عبرتناک انجام سے محفوظ رہو۔"

(ریڈرز ڈائجسٹ اگست ۱۹۶۶ء)

اگر منظم طریق پر مہم چلا کر نوجوانوں کو سگرٹ نوشی کی ان ہلاکت آفرینیوں سے آگاہ کیا جائے۔ اور بڑے لوگ خود ان کے سامنے خود اپنا عملی نمونہ پیش کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس قبیح اور مہلک عادت سے باز نہ رہیں اور جو اس میں مبتلا ہیں وہ اسے ہمیشہ کے لئے ترک نہ کریں۔ اس زمانہ میں اگر چین کے ستر کروڑ عوام افیم کھانے کی صدیوں پرانی عادت کو ترک کر سکتے ہیں تو سگرٹ نوشی ترک کرنا یا اس سے باز رہنا کونسا مشکل کام ہے۔ ضرورت ہے پورے عزم و تہیہ کے ساتھ اس کے خلاف مسلسل آواز اٹھانے اور مہم چلانے کی، وعظ و نصیحت اور دلوں پر اثر کرنے والی تلقین کی، اور سب سے بڑھ کر بڑوں کے سامنے اپنا عملی نمونہ پیش کرنے کی۔

درخواستِ دعا

ہمارا سالانہ امتحان ۲۱ مارچ ۱۹۶۸ء سے شروع ہو رہا ہے۔ احباب جماعت بالخصوص بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہم سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

لئیق احمد خورشید ایم اے ربوہ

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تقریر محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر۔ بر موقع جلسہ سالانہ

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اور اخلاق وہی تھے جو تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کا منشا ہے۔ اور حضورؑ کے اخلاق آپ کے آقا اور مطاع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا عکس اور جلوہ تھا۔ حضورؑ فرماتے ہیں ؎

یَا حِبِّ اِنَّکَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّۃً
فِیْ مُھْجَتِیْ وَمَدَارِکِیْ وَجَنَانِیْ

اور ؎

بسکہ من در عشقِ او ہستم نہاں
من ہمانم من ہمانم من ہماں

اور ؎

جو کچھ کہ ہم نے پایا اس یار سے ہی پایا
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

حضورؑ ہر شخص کو چھوٹا ہو یا بڑا عزت اور تکریم سے پکارتے اور میاں یا صاحب کے لفظ سے یاد کرتے عام جماعت کو دوست یا احباب یا بھائی فرماتے۔ خطوں میں اخی یا حبی فی اللہ لکھتے۔ ہر شخص کے جذبات کا خیال رکھتے اور یہی وجہ ہے کہ حضورؑ کے ہر صحابی پر یہ اثر تھا کہ حضورؑ کو سب سے زیادہ محبت اسی سے ہے۔

جذبات کا خیال رکھنا اس حد تک تھا کہ ایک یہودی حضورؑ سے ملاقات کے لئے آیا تو حضورؑ نے دوستوں سے اس کا تعارف یہ کہہ کر کرایا کہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ آپ یہودی ہیں۔ کیونکہ اس لفظ یہودی میں حقارت کا مفہوم شامل ہو گیا ہے۔

مہمانوں کی آمد پر حضورؑ اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لاتے۔ فرماتے ہیں ؎

احباب سارے آئے تُو نے یہ دن دکھائے
تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بلائے

حضورؑ کی خواہش ہوتی تھی کہ مہمان زیادہ سے زیادہ عرصہ کے لئے حضورؑ کے پاس رہیں۔ مولوی عبداللہ صاحب سنوریؓ نے اپنے لڑکے کا عقیقہ کرنے کے لئے واپس جانے کی اجازت چاہی فرمایا اس غرض کے لئے جانا ضروری نہیں ہے۔ انہیں لکھ دو کہ ایک دن بچے کے بال اُتروا دیں اور ہم اُس دن یہاں دو بکرے ذبح کر دیں گے۔

والد صاحب مرحوم نے رمضان کی وجہ سے واپسی کی اجازت چاہی۔ فرمایا آپ رمضان یہیں گزاریں۔ والد صاحب نے عرض کیا کہ پھر حضورؑ ایک شرط میری بھی ہے یعنی حضورؑ کے سامنے سے بچا ہُوا کھانا دونوں وقت میرے لئے آ جایا کرے۔ ایسا ہی ہوتا رہا۔ اور پھر احباب بھی اس تبرک میں شامل ہونے لگ گئے۔

اس قسم کی بے تکلفی کے متعلق خاکسار نے وضاحت چاہی۔ فرمایا تم نہیں سمجھے ہم حضورؑ کے خادم تھے۔ غلام تھے۔ لیکن حضورؑ کے پرانے دوست بھی تو ہم ہی تھے۔ دنیا کی اصلاح کا کام، سینکڑوں تفکرات، مہمیں، حضورؑ کو پیش رہتیں۔ ہمارا یہ بھی تو فرض ہونا چاہیئے تھا کہ ہم حضورؑ کو خوشی پہنچائیں اس لئے میں اور مولوی عبداللہ صاحب سنوریؓ بعض دفعہ حضورؑ سے ایسی بے تکلفی سے بات کر لیتے تھے جس طرح دوست دوست سے کرتا ہے اور حضورؑ ہماری باتوں پر ہنستے رہتے اور خوش ہوتے۔

والد صاحب مرحوم کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی تھی کہ امام کے پاس کوئی خوشی کی بات پہنچائی جائے حتیٰ کہ اپنے گھر میں کوئی خوشی کی تقریب ہو تو اُس کی بھی اطلاع دیتے۔ دعویٰ مسیحیت کے قبول کرنے کے وقت عرض کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس کا زمانہ پائے میرا سلام اُسے پہنچائے اس لئے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سلام حضورؑ کو پہنچاتا ہوں۔

صحابہ کا یہ اسوہ کہ امام کو اپنے عمل سے خوشی پہنچائی جائے قابلِ تقلید ہے۔ بے تکلفی سے بات کر سکنا ہر ایک کا کام نہیں۔ ع

ہزار نکتۂ باریک تر زِ مو ایں جاست

مہمان کی واپسی سے حضورؑ دردمند ہوتے۔ فرماتے ہیں ؎

پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقتِ رخصت
دنیا بھی اک سرا ہے۔ بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سَو برس رہا ہے۔ آخر کو پھر جدا ہے
شکوے کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے

اور اسی جذبے کے ماتحت بہت دفعہ حضورؑ مہمان کو رخصت کرنے کے لئے پیدل ۲ میل نہر تک تشریف لے جاتے۔

حضورؑ میں حسن ظنی بدرجہ کمال تھی۔ بدگمانی حضورؑ کے گمان سے باہر تھی۔

راوی کا بیان ہے کہ ایک سفر میں بہت سے دوست حضورؑ کے ساتھ تھے اُن کی خاطر مدارات کے لئے حضورؑ نے مجھے روپے دئے لیکن گِن کر نہیں بلکہ مُٹھیاں بھر کر دئے۔ میں نے ضرورت کے مطابق روپے خرچ کئے اور کچھ روپے میرے پاس بچ رہے جو میں واپس کرنے کے لئے حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہُوا اور میں نے عرض کیا کہ حضورؑ کچھ روپے ہیں۔ اور حضورؑ نے سمجھا کہ مزید روپے درکار ہیں اور پھر اُسی طرح مُٹھیاں بھر کر دینے لگے۔ تب میں نے عرض کیا کہ میں تو بچی ہوئی رقم واپس کرنے آیا ہوں۔

حضورؑ کا ضبط و تحمل بے مثال تھا۔ ایک مولوی قادیان آیا۔ وفات و حیاتِ مسیحؑ پر گفتگو تھی۔ اثنائے گفتگو میں ایک مقام پر پہنچ کر حضورؑ کے دلائل سُن کر وہ مولوی ساکت ہو گیا اور حضورؑ نے بڑی محبت سے اُس سے دریافت کیا کہ مولوی صاحب! کیا آپ سمجھ گئے ہیں؟ اس سوال کا جواب اُس بدزبان مُنہ پھٹ مولوی نے یہ دیا کہ ہاں میں سمجھ گیا ہوں کہ (نعوذ باللہ) آپ دجّال ہیں۔ کیونکہ دجّال کی صفت میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ گفتگو میں لوگوں کا مُنہ بند کر دے گا۔ حضورؑ نے اس پر صبر فرمایا۔ اس لئے حضورؑ کے ساتھی بھی خاموش رہے۔ کچھ دیر بعد حضورؑ اندر تشریف لے گئے تو اُسی مولوی نے ایک رُقعہ بھیجا کہ میں ضرورتمند ہوں۔ حضورؑ نے پچیس روپے اُسے بھیج دئے ضبط و تحمّل کے ساتھ جود و سخا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں اخلاقی بلندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ ؎

گالیاں سُن کر دُعا دو۔ پا کے دُکھ آرام دو
رکبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

حضورؑ کے اپنے اسوہ کا بیان ہے جس پر عمل حضورؑ جماعت سے چاہتے ہیں۔

لیکن خدا اور رسولؐ کے نام کے لئے حضورؑ انتہائی غیرت رکھتے تھے۔ لیکھرام نے دونوں ہاتھ باندھ کر دو دفعہ حضورؑ کو سلام کیا جو حضورؑ نے قبول نہیں کیا۔ فرمایا "وہ میرے آقاؐ کو گالیاں دیتا ہے اور مجھے سلام کرتا ہے۔

ایک طبیب جو دورانِ سر کے علاج میں ماہر تھا حضورؑ کے علاج کے لئے بلایا گیا۔ اور اُس نے حال سُن کر کہا کہ میں فوراً اچھا کر دوں گا اور کوئی استثناء اس نے نہ کی۔ حضورؑ یہ سُن کر اندر تشریف لے گئے اور فرمایا اس کا خرچ اور فیس دے کر اسے واپس کر دیں۔ ہم ایسے شخص سے علاج نہیں کروا سکتے جو خدائی کا دعویدار ہو۔

حضورؑ کے ایک مخلص مرید کی بیوی حضورؑ کے مکان میں ٹھہری ہوئی تھی اتفاقاً اُس کا بچہ بیمار ہُوا اور فوت ہو گیا۔ بچے کے فوت ہونے پر ماں کے مُنہ سے ایسے کلمات نکل گئے جن میں اللہ تعالےٰ سے گستاخی تھی۔ حضورؑ نے فرمایا اس عورت کو فوراً

میرے گھر سے نکال دو یہ میرے خدا کی بے ادبی کرتی ہے۔ آخر اُس عورت نے سچے دل سے توبہ کی۔ حضورؓ نے فرمایا اچھا کفن دفن کا انتظام کرو۔ آجکل بعض شاعر کہلوانے والے متشاعر اللہ تعالےٰ کی شان میں گستاخانہ شعر کہہ دیتے ہیں۔ اور بعض اخبارات اور رسائل والے ایسے شعروں کو بے سوچے سمجھے شائع کر دیتے ہیں ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ۔

کسی کی بیماری سے حضورؓ بے چین ہو جاتے تھے۔ بار بار دوا بدلتے علاج میں حد درجہ کوشش فرماتے لیکن اگر مریض کی وفات ہو جاتی تو حضورؓ اس طرح رضا بالقضاء اختیار فرماتے کہ گویا کچھ نہیں ہوا۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی بیماری میں حضورؓ نے بڑی کوشش اور تردد سے علاج جاری رکھا لیکن جب ان کی وفات ہو گئی تو حضورؓ احباب میں یہ تقریر فرما رہے تھے کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔ فرمایا جب صبر کرنے والے کو خدا تعالےٰ کی معیت حاصل ہے تو پھر اور کیا چاہیئے۔

راوی کا بیان ہے کہ چہیتے بچے کا فوت ہو جانا اور حضورؓ کا اس طرح صبر پر تقریر فرمانا ایک ایسا منظر تھا جو الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا۔

راستی سے حضورؓ نے کبھی سرِمو انحراف نہیں کیا۔ ۱۸۷۷ء میں رلیارام عیسائی والا ڈاک خانے کا فوجداری مقدمہ ہوا اور ۱۸۹۷ء میں ایک جھوٹا سنگین مقدمہ۔ اقدامِ قتل کا عیسائیوں نے حضورؓ کے خلاف قائم کیا۔ دونوں مقدموں میں حضورؓ نے وکیل کے اس مشورے کو حقارت سے ردّ کر دیا کہ قانونی طور پر بات میں ذرا سا پیچ ڈال دیا جائے تو کامیابی یقینی ہے۔ دونوں مقدموں میں حضورؓ نے راست راست بلا کم و کاست بیان دیا اور راستی غالب آئی۔ اسیطرح ابتدائی ایام میں اپنے والد صاحب کے زمین کے مقدموں میں حضورؓ نے عین سچائی کو اختیار کیا۔ قطع نظر اس سے کہ مقدمہ حق میں ہو یا خلاف۔

مباحثہ ہو یا مناظرہ حضورؓ کی غرض حق کی فتح ہوتی تھی نہ کہ اپنی ہار جیت۔ ۱۸۶۸ء میں حضورؓ کو بٹالہ اس غرض سے لے جایا گیا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے عقاید کی تنقیص و تردید کے بارے میں مباحثہ کیا جائے۔ حضورؓ تشریف لے گئے۔ مولوی محمد حسین صاحب نے اپنے عقائد بیان کئے جن کو سُن کر حضورؑ نے برملا مجمع بلاخوف لومۃ لائم فرمایا کہ آپ کا اعتقاد معقول اور ناقابلِ اعتراض ہے۔ یہ بے نفسی اور للّٰہیت اپنی مثال نہیں رکھتی۔

مولوی محمد بشیر صاحب بھوپالوی سے دہلی میں حضورؓ کا مباحثہ تھا مولوی صاحب نے چاہا کہ حضورؓ کے مضمون کا جواب علیحدگی میں گھر جا کر لکھیں ـــ غالباً دوسروں سے مدد لینا چاہتے تھے۔ حضورؓ نے بخوشی اس کی اجازت دی۔ لوگوں نے کہا بھی کہ مباحثہ کلہ بہ کلہ اور آمنے سامنے ہوا کرتا ہے۔ مولوی صاحب کو جانے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے حضورؓ نے فرمایا نہیں اس میں کوئی ہرج نہیں۔

اگر اعتراض کرنے والا اپنے مدعا کو پورے طور پر بیان نہ کر سکتا تو حضورؓ اپنے پاس سے الفاظ اسے دیتے۔ اور جب اعتراض پختہ ہو جاتا تو اس کا جواب دیتے۔ ایسا کہ سماں بندھ جاتا۔

کینے یا انتقام کے غبار سے حضورؓ کا دل ہمیشہ پاک رہا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی وہ شخص ہیں جنہوں نے ملک بھر میں پھر کر ڈیڑھ سو علماء کہلانے والوں سے حضورؑ کے خلاف کفر کا فتویٰ جاری کرایا۔ پھر یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے یہ بلند بانگ دعوےٰ کیا کہ میں نے ہی اس شخص کو اونچا کیا تھا اور میں ہی اسے گراؤں گا۔ انہیں موقع کی تلاش تھی اس لئے مارٹن کلارک والے مقدمہ میں انہوں نے عیسائیوں کی طرف سے حضورؓ کے خلاف شہادت دی۔ حضورؓ کے وکیل نے اُن پر ایک ایسا سوال کرنا چاہا جس سے گواہ کی عزت خاک میں مل جاتی تھی۔ حضورؓ نے بڑی سختی سے ایسا سوال کرنے سے وکیل کو روک دیا اور وکیل منہ پٹا کر رہ گیا۔

دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اوّل المکفرین شخص حضورؓ کی عزت کا دشمن۔ عیسائیوں کی طرف سے گواہ۔ اقدامِ قتل کا مقدمہ۔ انتہا در انتہا معاملہ۔ تحت الثریٰ تک پہنچی ہوئی دشمنی اور کینہ اور تکبّر ایک طرف۔ اور ثریا پر پہنچی ہوئی شرافت۔ علو ہمّت اور توکّل علی اللہ دوسری طرف ؎

بہ بیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا
چراغِ مردہ کجا شمعِ آفتاب کجا

۱۹۰۰ء میں آپؓ کے چچازاد بھائی مرزا امام الدین صاحب نے مسجد مبارک کے راستے میں ایک دیوار کھنچوا دی جس سے حضورؓ اور حضورؓ کے ساتھیوں کی آمدورفت میں ہر وقت کی روک پیدا ہو گئی اور مرزا امام الدین صاحب نے سنی ان سنی ایک کر دی۔ مجبوراً عدالت میں دعوےٰ کیا گیا۔ عدالت کے حکم سے دیوار گرائی گئی۔ خرچہ اور ہرجانہ مدعا علیہ پر پڑ چکا تھا جو مدعا علیہ نے معاف کرانا چاہا جو حضورؓ نے بخوشی معاف فرما دیا۔

(باقی)

احبابِ جماعت سے دردمندانہ درخواستِ دعا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت مولوی فضل الدین صاحب وکیل آجکل شدید بیمار ہیں۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق معدہ کی آنتوں میں کارکردگی کی اہلیت جواب دیتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے انتہائی کمزوری اور نقاہت پیدا ہو گئی ہے۔ تقریباً دو ہفتہ سے اس کمزوری کا ٹانگوں پر بہت زیادہ اثر ہے جس کے باعث ٹانگیں اپنا بوجھ برداشت نہیں کر رہیں۔ ایک ہفتہ قبل آپ ربوہ سے بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے تھے لیکن اب وہاں سے یہ اطلاع ملی ہے کہ کوئی دوا موثر ثابت نہیں ہو رہی اور کمزوری دن بدن شدت اختیار کر رہی ہے۔ آپ اپنے خاندان میں سے واحد فرد تھے جنہوں نے طالب علمی کے زمانہ ہی میں ۱۹۰۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کا شرف حاصل کیا اور پھر وکالت کی تعلیم مکمل کر کے سلسلہ کی خدمت میں (مقدمات کی پیروی کے سلسلہ میں) ہمہ تن مصروف رہے۔ اس وقت آپکی عمر ۸۴ سال ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگانِ سلسلہ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ حضرت مولوی صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(منور شمیم خالد۔ لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

دُعائے نعم البدل

برادرم مکرم بشیر احمد صاحب شاہد آف شاہد کلاتھ ہاؤس ربوہ کا فرزند نوید عادل بعمر ڈیڑھ سال چند یوم بیمار رہ کر مؤرخہ ۱۳ مارچ ۱۹۶۸ء کو وفات پا گیا۔ قبل ازیں بھی ان کے دو بچے فوت ہو چکے ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبرِ جمیل کی توفیق دے اور اپنے فضل سے نعم البدل کے طور پر صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز پانے والی نرینہ اولاد عطا فرمائے۔ آمین۔

(حمید الدین خوشنویس۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح: میرے بڑے بھائی میر معین الدین صاحب بی۔اے ابن میجر فیروز الدین صاحب (مرحوم) حال لنڈن کا نکاح محترمہ ناصرہ صدیقہ صاحبہ بنت میر ذکاء اللہ صاحب مینیجر آف ہلال ٹینریز کے ہمراہ مبلغ بارہ ہزار روپیہ مہر پر محترم مولوی نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ گجرات نے مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۶۸ء بروز سوموار مسجد احمدیہ گجرات میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔ (مبارک میر ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

دین کی راہ میں قربانیوں کی اہمیت

(مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی اے ـــــ ربوہ)

ہمیشہ سے یہ قانون چلا آیا ہے کہ ادنےٰ چیز کو اعلیٰ پر قربان کر دیا جاتا ہے سینکڑوں جانور اسلئے قربان کر دیے جاتے ہیں تا حیاتِ انسانی کو برقرار رکھا جا سکے اور حیاتِ انسانی کے قیام کی غرض صفاتِ حسنہ اور اخلاقِ فاضلہ کی ترقی ہے ہر زمانہ میں اس مقصد کی خاطر عظیم قربانیاں پیش کی جاتی رہی ہیں اور ان کے نتیجہ میں ہی دنیا نے کئی حیران کن انقلاب دیکھے ہیں۔ اللہ تعالےٰ قربانی کرنے والوں کو نوازتا اور ان کی کوششوں کا بہترین ثمرہ انہیں عطا فرماتا ہے۔ وہی جو طوفانوں کا مقابلہ کرنے کا عزم کرتے ہیں۔ مصائب و مشکلات کے سمندر میں بے خطر کود پڑتے ہیں۔ آخر کار کامیابی و ظفر مندی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ بظاہر بے سروسامان وجود اپنی عظیم قربانیوں کے نتیجہ میں دنیا میں روحانی انقلاب برپا کرتے رہے ہیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی جان تک کی بازی لگا دی مگر پائے ثبات میں لغزش تک نہ آنے دی۔ لوگوں نے آگ میں ڈالا۔ آپ نے آگ میں پڑنا قبول کیا (یہ دوسری بات ہے کہ خدا تعالےٰ نے آپ کے لئے آگ کو ٹھنڈا ہو جانے کا حکم دیدیا) گویا اپنی جان کی قربانی پیش کر دی اولاد کی قربانی کا موقع آیا تو مکہ کی بے آب و گیاہ بستی میں حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ کو لا بسایا۔ تب خدا تعالےٰ نے آپ کی قربانیوں کو قبول فرمایا اور حضرت اسماعیلؑ کے پاؤں میں سے زندگی کا چشمہ رواں کر دیا جب کچھ بڑے ہوئے اور اپنے بزرگ والد کے ساتھ چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو رؤیا میں حضرت ابراہیمؑ کو دکھایا گیا۔ ۔ ۔ ۔ کہ وہ حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کر رہے ہیں۔ بزرگ باپ نے جب اپنے بیٹے کو یہ خوابِ سنائی تو اس نے جواب دیا۔ اے میرے پیارے ابا جو کچھ خدا تعالےٰ آپ کو کہتا ہے کر گزریئے۔ آپ انشاء اللہ تعالےٰ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے باہر جنگل میں لے جا کر آپ کو لٹا دیا ذبح کرنے کے قریب تھے کہ فرشتے نے قربانی کے قبول ہو جانے کی بشارت دی۔ اور انسانی قربانی کے بجائے تمثیلاً جانور کی قربانی مقرر کی گئی۔ یہ وہی قربانی تھی جس کی یاد کو قائم رکھنے کی خاطر ہر سال حج کے موقع پر اور عید الاضحیٰ کے موقعہ پر ہزاروں قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ

(آل عمران ۲۹)

اللہ تعالےٰ کے ہاں قربانیوں کا گوشت اور خون مقبول نہیں بلکہ وہ تقویٰ قبول ہے جو قربانی کرنے والے کے دل میں موجزن ہوتا ہے۔

پس قربانی کے موقع پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی دلی کیفیت سے مشابہ کیفیت کا ہونا ضروری ہے تبھی عظیم نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ ان کی عظیم قربانی ہی تھی کہ حضرت رسول کریمؐ جیسا عظیم الشان وجود ان کی نسل میں پیدا ہوا جس سے نسلِ ابراہیمی کو چار چاند لگ گئے اور آسمان سے وہ نور اترا جس سے دنیا جگمگا اٹھی۔ یہ ثبوت تھا اس امر کا کہ ابراہیمی دعائیں اور ابراہیمی قربانیاں مقبول ہو گئیں پس جتنی عظیم قربانی ہوتی ہے اتنے ہی عظیم نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

آج سے چودہ سو سال قبل کے زمانہ میں صحابہ نے بھی عظیم قربانیاں دیں ان کے پاس مادی وسائل نہ تھے کہ جن کی بنا پر وہ قیصر و کسریٰ کے تخت الٹ دینے کا تصور کر سکتے۔ صرف خدا کا وعدہ ان کی پشت پناہ تھا اور خدا پر کامل یقین اور ایمان انہیں آگے سے آگے بڑھائے لے جا رہا تھا وہ جانتے تھے کہ ان کے مقاصد خدا کے مقاصد سے ہم آہنگ ہو چکے ہیں ان کی راہ میں روک پیدا کرنے والی ہر شے ہیچ ہے اسی لئے انہوں نے اپنے مالوں کو جذبات کو اپنی زندگیوں اور اولادوں کو بے دریغ قربان کر دیا وہ جانتے تھے کہ یہ سب کچھ خدائی دین ہے اور ان کا صحیح مصرف بھی یہی ہے کہ ان کو اسی کی راہ میں صرف کر دیا جائے۔

حضرت سعد الاسود رضی اللہ تعالےٰ نے ایک موقع پر جب یہ آواز سنی کہ اے خدا تعالےٰ کے سپاہیو! جہاد کے لئے سوار ہو جاؤ اور جنت کی بشارت پاؤ۔ تو ساری عمر کا اثاثہ جس سے شادی کا سامان خریدنا چاہتے تھے لیا اور اسی سے سامان حرب خرید کر گھوڑے پر سوار ہوئے میدانِ جنگ کی راہ لی اور وہیں داد شجاعت دیتے ہوئے شہادت کا رتبہ پایا۔ غرض صحابہ نے اپنے مال جان، عزت اور بیویوں اور اولادوں کی قربانیاں پیش کیں۔ آخر یہ قربانیاں رنگ لائیں اور بوستانِ اسلام میں بہار آ گئی اور باطل پرستی کے گڑھ ویران ہو گئے۔ آن کی آن میں دنیا کے کونے کونے سے کلمہ توحید و تمجید کی صدائیں بلند ہونے لگیں

آج خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پھر وعدہ فرمایا ہے کہ اسلام پر سرسبزی و فتح مندی کا دن ضرور چڑھے گا جیسا کہ پہلے وقتوں میں چڑھ چکا ہے۔ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے یہی کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آنے والی ہر آواز پر لبیک کہتے چلے جائیں۔ اور صحابہ کے نمونہ کو اپنا کر ان کی قربانیوں کی یاد کو تازہ کر دیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ یہ تھا کہ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی میری نمازیں میری قربانیاں میری موت و حیات سب کچھ رب العلمین کے لئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو؟ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و وفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں"

(کشتی نوح)

(باقی)

ٹنڈر نوٹس

265

ڈویژنل پیرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر ملتان کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۳۰ مارچ ۱۹۶۸ء کے بارہ بجے تک ٹنڈر مطلوب ہیں۔

کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت	زرِ ضمانت	عرصہ تکمیل
۱۹۶۷-۶۸ء کے دوران مائنر ورک زون کے تحت آنیوالے سینی ٹیشن اور واٹر سپلائی کے نئے ورکس کے کام			
(i) آئی او ڈبلیو/ملتان سیکشن کے کام	۴۰,۰۰۰/- روپے	۸۰۰/- روپے	۳۰ جون ۶۸ء
(ii) آئی او ڈبلیو/پاکپتن سیکشن کے کام	۲۰,۰۰۰/-	۴۰۰/-	۳۰ جون ۶۸ء

ٹھیکیداروں کو (i) سینی ٹیشن اور واٹر سپلائی کے کاموں کے لئے جو نظر ثانی شدہ شڈیول آف ریٹ آف پی ڈبلیو آر/۵۴ کے باب ۱۲ کے دائرہ کار میں آتے ہیں اس شڈیول سے زیادہ (ii) اور تمام متعلقہ انجینئرنگ کے کاموں کے لئے ویسٹ پاکستان گورنمنٹ کمپوزٹ شڈیول آف ریٹس ۱۹۶۶ء (آل لیبر اینڈ میٹریل) سے کم یا زیادہ علیحدہ نرخ درج کرنے چاہئیں۔

فارم ۲۰ مارچ ۶۸ء سے ۲۹ مارچ ۶۸ء تک کام کے اوقات میں فروخت کئے جائینگے مکمل شرائط دکوائف ڈویژنل آفس پی ڈبلیو آر ملتان کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن سے حاصل کئے جائیں۔

ٹنڈر فارمز ان ٹھیکیداروں کو فروخت کئے جائیں گے جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج ہیں جن کے ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہیں وہ بھی ٹنڈر داخل کر سکتے ہیں۔ انہیں اپنے ٹنڈرز کے ساتھ اپنے سابقہ تجربہ موجودہ مالی حالت کے متعلق سرٹیفکیٹس اور سندات کی کسی گزیٹڈ آفیسر کی تصدیق شدہ نقول منسلک کرنی چاہئیں۔ جن ٹنڈروں کے ساتھ مطلوبہ مسودات نہیں ہوں گے وہ مسترد کر دئے جائیں گے کمپوزٹ شڈیول آف ریٹس ۱۹۶۶ء اور پی ڈبلیو آر ایوارڈز پر مبنی شڈیول آف ریٹس ۱۹۵۴ء ڈویژنل آفس پی ڈبلیو آر ملتان کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن میں کام کے اوقات کے دوران دیکھی جا سکتی ہیں۔

INF (16) R-18/68

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اسبات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۱۷۹

میں عبداللطیف احمد ولد چوہدری شاہ محمد قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت مجھے بیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے (شرط اول ۵۰-۳۰ روپے)

الامۃ:- امۃ الحی زوجہ بشیر احمد سیالکوٹی حبیب کلاتھ ہاؤس ربوہ

گواہ شد:- بشیر احمد حبیب کلاتھ ہاؤس ربوہ ۱۶/۱۲/۶۷

گواہ شد:- قاضی محمد یوسف سیکرٹری وصایا محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ ۱۶/۱۲/۶۷

مسل نمبر ۱۹۱۸۱

میں محمودہ فرحت زوجہ عبدالستار اقبال قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۰۶ ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۶۰۰ روپے

۲- زیورات پونے دس تولے مالیتی ۱۱۷۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے خاوند کی طرف سے ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

شرط اول ۱

الامۃ:- محمودہ فرحت بقلم خود

گواہ شد:- عبدالستار اقبال واقف زندگی۔ کوٹھی جمعیدار سنگھ ۱۶/۱۲/۶۷

گواہ شد:- سلطان احمد

مسل نمبر ۱۹۱۸۲

میں صفیہ بیگم زوجہ بشیر احمد طور قوم راجپوت چوان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد اور آمد نہیں۔ حق مہر جو خاوند سے زیور کی صورت میں وصول کر چکی ۵۰۰۰/- روپے زیورات طلائی وزنی ۷½ تولے مالیتی ۹۳۹/۵۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

شرط اول ۵۰

الامۃ:- صفیہ بیگم زوجہ بشیر احمد طور محلہ ستارپورہ کھاریاں۔

گواہ شد:- چوہدری داؤد احمد بقلم خود ولد چوہدری کمال الدین ۵۰۹ شام گنج مردان ۱۹/۹/۶۷

گواہ شد:- بشیر احمد طور (خاوند موصیہ) محلہ ستارپورہ کھاریاں۔ ۱۹-۹-۶۷

اعلانات دارالقضاء

۱- محترمہ میمونہ بی بی صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری حوالدار امیر احمد صاحب مرحوم ولد چوہدری شاہ محمد صاحب حال مقیم نصرت آباد ربوہ نے درخواست دی ہے کہ مبلغ پچاس روپے (۵۰/-) میرے خاوند مرحوم کے بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بتفصیل ذیل جمع ہیں یا کھاتہ ۲۸۹/۳-۲۱ میں ۴۰/- روپے (۲) کھاتہ ۳۲۳۸/۱۸-۲۱ میں ۱۰/- روپے یہ رقم مجھے دلائی جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

۲- مکرم مزمل احمد صاحب ابن مکرم حکیم فضل غفور صاحب مرحوم معرفت ایکسٹرا تھانہ مال منڈی مارکیٹ مردان نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مرحوم حکیم فضل غفور صاحب آف کابیہ ضلع شیخوپورہ کے نام قطعہ ۵/۳ واقع محلہ باب الابواب ربوہ میں سے دس مرلہ اراضی الاٹ ہے۔ ہم سب بہن بھائی متفق ہیں کہ اراضی مذکور میرے نام منتقل کر دی جائے۔ میں نے باقی ورثاء کو ان کا شرعی حصہ نقد قیمت میں ادا کر دیا ہے۔ چنانچہ ورثاء کی طرف سے اجازت نامہ محترم امیر صاحب مردان کی تصدیق کے ساتھ ارسال ہے۔

بطور تصدیق مکرم محمد اجمل صاحب، مکرم محمد اکمل صاحب پسران حکیم فضل غفور صاحب مرحوم، محترمہ کوثر خاتون صاحبہ، محترمہ حفیظ بیگم صاحبہ اور محترمہ نصرت بی بی صاحبہ دختران حکیم فضل غفور صاحب مرحوم کی ایک تحریر بھجوائی ہے۔ جس پر مکرم ڈاکٹر محمد رفیق صاحب کھر کھر مردان نے بطور گواہ دستخط کئے ہوئے ہیں اور مکرم آدم خان صاحب امیر جماعت احمدیہ مردان نے بھی تصدیق کی ہوئی ہے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

قائدین خدام الاحمدیہ وصول شدہ رقوم جلد بھجوائیں

خدام الاحمدیہ کا ہفتہ وصولی ختم ہو چکا ہے مجالس نے اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے کوشش کی ہوگی۔ قائدین سے درخواست ہے کہ اس ہفتہ میں وصول شدہ رقوم کو جلد از جلد مرکز میں بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔ نیز رقوم مرکز کو بھجوانے کا بہتر اور مناسب ذریعہ بنک ڈرافٹ یا منی آرڈر ہے۔ قائدین اس بات کا خیال رکھیں

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تریاق معدہ پیٹ درد، بدہضمی، اُپھارا، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے، ریاح خارج نہ ہونا، بار بار اجابت کی حاجت اور قبض کے لئے نہایت مفید، زود اثر اور کامیاب دوا۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ اور ایک روپیہ ۱/۲ ناصر دواخانہ جنرل ربوہ ٹیلیفون ۳۲

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

الہ آباد میں مسلم آبادیوں پر حملے

نئی دہلی ۱۹ مارچ۔ الہ آباد میں پرسوں رات تین مسلمانوں کو چھرا مار کر شہید کر دیا گیا۔ شہر کے بڑے بازار میں مسلمانوں کی تقریباً تمام دکانیں جلا دی گئیں۔ پرسوں شام جونہی دو گھنٹے کے لئے کرفیو کی پابندی نرم کی گئی۔ انتہا پسند ہندوؤں کے ہجوم نے مسلمان محلوں پر ہلہ بول دیا سات مسلمانوں کو چھرے مارے گئے۔ جن میں سے تین موقع پر شہید ہو گئے۔ پولیس نے فائرنگ کی لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس سے کوئی شخص ہلاک ہوا یا نہیں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کل ایک بیان میں انتباہ کیا ہے کہ اگر فسادات جاری رہے تو مختلف محلوں پر اجتماعی جرمانے کئے جائیں گے کل رات گئے تک ۴۰ افراد گرفتار کئے جا چکے تھے۔ سرکاری طور پر دعویٰ کیا گیا ہے کہ آج صبح سے شہر میں امن ہے اور احتیاط کے طور پولیس کے مزید دستے طلب کر لئے گئے ہیں۔

ادھر کلکتہ میں وزیر اعظم اندرا گاندھی کے دورہ کے باوجود صورت حال بدستور نازک ہے اور فرقہ وارانہ فسادات جاری ہیں۔ آج صبح پولیس نے دوبارہ گولی چلائی رات کے آخری حصہ میں ہزاروں افراد پر مشتمل ہندو انتہا پسندوں کے ایک ہجوم نے مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی آبادی پر حملہ کر دیا۔ اس حملہ میں بہت سے مسلمان شہید ہوئے متعدد مکانات کو آگ لگا دی گئی جوہری بازار میں بھی بہت سے مکانات اور دکانیں جلا دی گئیں کچھ مسلمان اپنی دکانوں میں زندہ جل کر مر گئے۔

سونے کی منڈی کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا اعلان

واشنگٹن ۱۹ مارچ، گولڈ پول کے رکن ممالک نے سونے کی منڈی کو سرکاری اور آزاد شعبوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سرکاری شعبہ حسب سابق ڈالر کی قیمت برقرار رکھے گا اور آزاد شعبہ کو سونے کا بھاؤ کم اور زیادہ کرنے کا اختیار حاصل ہو گا۔ لیکن اس شعبہ کو سرکاری طور پر سونا مہیا نہیں کیا جائے گا۔ ویت نام کا خزانہ اس ماہ کے آخر تک بند رہے گا۔ لیکن بنک کھل جائیں گے اور اپنا کاروبار معمول کے مطابق شروع کریں گے۔ ادھر متعدد ممالک میں بنکوں کا کاروبار ابھی تک معطل ہے۔ اور دو ممالک

پاکستان میں گہری تشویش کا اظہار

اسلام آباد۔ ۱۹ مارچ بھارت میں ان دنوں جو خوفناک فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں۔ پاکستان کے دارالحکومت میں ان پر گہری تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ اسلام آباد کے سیاسی حلقوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ بھارت میں نہ صرف مسلمانوں بلکہ عیسائیوں کی جان و مال بھی محفوظ نہیں۔ حالیہ فسادات میں مسلمانوں کے علاوہ عیسائیوں کو بھی شدید جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

گذشتہ چند مہینوں کے دوران بھارت میں بڑے پیمانے پر جو فرقہ وارانہ فسادات ہوئے ہیں ان سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت کی نام نہاد سیکولر حکومت فسادات پر قابو پانے میں عملی طور پر ناکام ہو گئی ہے۔ اس سال صرف جنوری کے مہینے میں ۲۵ مختلف مقامات پر فرقہ وارانہ فسادات ہوئے تھے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بھارتی حکومت انتہا پسند ہندو تنظیموں پر قابو نہیں رکھ سکتی اور وہ جب چاہیں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنا شروع کر دیتی ہیں۔

کھمی سان پر چھاپہ ماروں کا بھرپور حملہ

سائیگون ۱۹ مارچ چھاپہ ماروں نے کھمی سان اور سات دوسرے امریکی فوجی اڈوں پر بھرپور حملہ کیا اور ایک فوجی چوکی کو تباہ کر دیا۔ امریکی ذرائع نے اعتراف کیا ہے کہ کل کھمی سان پر جو حملہ کیا گیا وہ انتہائی شدید تھا۔ چھاپہ ماروں کے سائیگون کے ۷۵ میل شمال میں ایک بہت بڑا پل بھی تباہ کر دیا اور امریکی فوجوں کی سپلائی لائن کو نقصان پہنچایا۔

سائیگون میں ایک امریکی ترجمان نے بتایا کہ کھمی سان پر حملہ پسپا کر دیا گیا ہے اور جو چھاپہ مار آگے بڑھ آئے تھے انہیں پسپا کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چھاپہ مار ہوئے پر بھی حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور شہر کسی وقت بھی چھاپہ ماروں کی زد میں آ سکتا ہے۔

---

۲ گولڈ پول کے فیصلہ کے دور رس اثرات کا انتظار کر رہے ہیں۔

اندرا گاندھی نے جنگ چھیڑنے کی دھمکی دیدی

نئی دہلی ۱۹ مارچ۔ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے آج دھمکی دی کہ اگر پاکستان نے کوچ بہار کے کسی علاقہ پر اپنا دعویٰ کیا اور اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تو بھارت ۱۹۶۵ کی طرح پاکستان کے خلاف جنگ چھیڑ دے گا۔ وہ پارلیمنٹ میں کچھ سوالوں کے جواب میں حکومت کی پالیسی کی وضاحت کر رہی تھیں۔ انہوں نے کشمیر کے بارے میں شیخ عبداللہ کے بیانوں کو افسوسناک قرار دیا۔

۱۲۵ افراد زخمی ہوئے، تین زخمیوں کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا

سیالکوٹ ۱۹ مارچ۔ سیالکوٹ شہر کے کرنی چاہ سیل روڈ کل نارووال سے سیالکوٹ جانے والی مسافر گاڑی پٹڑی سے اتر گئی اور اس کے دو ڈبے بری طرح تباہ ہو گئے حادثہ میں دو افراد ہلاک اور پانچ شدید مجروح ہو گئے۔ مرنے والوں میں گوجرانوالہ کا ایک شخص شکر دین اور کنسٹرا فسی راولپنڈی کے ایک چپڑاسی محمد شریف کی پانچ ماہ کی بچی سعدیہ شامل ہیں۔ محمد شریف اس کی بیوی صابرہ اور ایک بچہ آصف شدید زخمی ہیں۔

اعلان نکاح

سید ناصر آفتاب ولد سید محمد احمد شاہ مرحوم دارالرحمت وسطی کا نکاح فضیلت ناہید بنت ماسٹر فقیر احمد صاحب احمدیہ دواخانہ ربوہ سے مبلغ چھ ہزار حق مہر پر ہوا ہے جو بحکم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مولوی نور الدین صاحب نے مورخہ ۱۵/۳/۶۸ بروز جمعہ مسجد مبارک میں عصر کی نماز کے بعد پڑھا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے اس کے مبارک ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیریں تاج والدہ سید ناصر آفتاب دارالرحمت وسطی)

جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

سینکڑوں روپیہ کی قیمتی بھینس ہلاک پھاوڑہ کی بھینٹ چڑھانے کے بعد کاٹ کو اکسیر اپھارہ کے دو روپیہ کے پیکٹ کی قیمت کا احساس ہوا۔ مگر درجن پر کمیشن دو درجن یا زیادہ پیکٹ منگوانے پر خرچ ڈاک (۱-۵۰) بذمہ کمپنی۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل (شعبہ حیوانات) ربوہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے وائٹ لیگھارن کی جدید ترین نسل کی مرغیوں کے بٹھانے والے انڈے نہایت ارزاں قیمت پر حاصل کریں۔ ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈوں سے زائد ہے

سعید اللہ خاں

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری فیض احمد اسلم پی سی۔ ایس سول جج ڈسٹرکٹ کنٹرولر لاہور

دعویٰ دیوانی ۱۸۱/۱

دی بنک آف بہاولپور مدعی بنام میسرز طارق ٹرانسپورٹ کمپنی نیلہ گنبد لاہور آپ آفس بنام کو دعویٰ دلا پائے ۱۱۔ ۰۰ (۲۴) ۹۳

۱۔ ملک احمد خاں صاحب نون ولد ملک صاحب خاں نون سکونت سول لائنز انکم ٹیکس روڈ سرگودھا

بنام ۲۔ مسمات غلام بی بی بیوہ ملک صاحب خاں نون سکونت سول لائنز انکم ٹیکس روڈ سرگودھا

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی ملک احمد خاں نون مسمات غلام بی بی مذکورہ تمبیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اسلئے اشتہار ہذا بنام ملک احمد خاں نون مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر ملک احمد خاں نون مسمات غلام بی بی مذکورہ ۲۸ ماہ مارچ ۱۹۶۸ء کو مقام لاہور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہو گا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۳۰ ماہ مارچ ۱۹۶۸ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم)

(مہر عدالت)

قرآنی تعلیم انسان کو دکھوں اور مصیبتوں سے بچاتی ہے

معوذتین کو صبح و شام التزام سے پڑھنے کی حکمت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"بخاری اور نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اٰوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ کُلَّ لَیْلَۃٍ جَمَعَ کَفَّیْہِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْھِمَا فَقَرَاَ فِیْھِمَا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَّقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِھِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِہٖ یَبْدَءُ بِھِمَا عَلٰی رَاْسِہٖ وَوَجْھِہٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِہٖ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَجَاءَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَّ

وَدَ تَرَاَھُمَا مَعَ سُوْرَۃِ الْاِخْلَاصِ ثَلَاثًا حِیْنَ یُمْسِیْ وَثَلَاثًا حِیْنَ یُصْبِحُ کَفَتْہُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ (روح المعانی)

یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت اپنے بستر میں آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کرتے اور سورۃ الاخلاص اور سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت فرماتے اور ہتھیلیوں میں پھونکتے اور سر سے لے کر پاؤں تک سارے جسم پر مل لیتے اور یہ فعل تین بار کرتے نیز حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ جو شخص ان دونوں سورتوں کو سورۃ الاخلاص کے ساتھ مل کر صبح و شام پڑھے گا۔ اس کے لئے یہ کافی ہو جائیں گی اور اس کی ضرورت پوری ہو گی اور دکھ درد سے محفوظ رہے گا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ قرآنی تعلیم انسان کو دکھوں سے بچاتی ہے۔ کیونکہ جو شخص صبح و شام معوذتین پڑھے گا۔ لازماً قرآنی تعلیم خلاصۃً صبح و شام اس کے سامنے آتی رہے گی اور جس کے سامنے صبح و شام قرآنی تعلیم آتی رہے گی۔ اسے عمل کا بھی خیال آئے گا اور اس طرح وہ دکھوں سے بھی محفوظ رہیگا

اسی طرح مردویہ نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِقْرَأْ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ (در منثور) یعنی اے لوگو! ہر نماز کے بعد سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو پڑھا کرو۔ اسی طرح ابن مردویہ نے حضرت ام سلمہ رضی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مِنْ اَحَبِّ السُّوَرِ اِلَی اللّٰہِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند یہ دو سورتیں ہیں یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔

پھر یہ روایت بھی آتی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سورۃ الاخلاص اور معوذتین کو ملا کر وتر کی آخری رکعت میں پڑھا کرتے تھے (در منثور)

یہ سب روایات ان سورتوں کے فضائل کو ظاہر کرتی ہیں اور ہمیں اس طرف راہ نمائی کرتی ہیں کہ ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھنی چاہیئے اور اس کی پناہ میں رہنے کی دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ وتر کی آخری رکعت چونکہ دن کی عبادت کے خاتمہ پر ہوتی ہے۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس میں دو تین سورتیں ملا کر پڑھتے تھے اور آپ کا یہ فرمانا کہ جو شخص صبح و شام ان سورتوں کو پڑھے گا وہ آفات سے محفوظ ہو جائے گا اس کے معنی یہ ہیں انسان کو اپنی ابتدا بھی قرآنی تعلیم پر رکھنی چاہیئے اور اپنی انتہا بھی قرآنی تعلیم پر رکھنی چاہیئے۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی مخلصانہ ادائیگی

اور درخواستِ دعا

محترمہ محترمہ بیگم صاحبہ محترم شیخ محمد محسن صاحب مرحوم و مغفور لائل پور نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے ۶ ہزار روپیہ کی گراں قدر رقم کا وعدہ فرمایا تھا اس میں سے آپ نے فوری طور پر ایک ہزار روپیہ ادا فرما دیا تھا۔ اب ادارہ کی طرف سے یہ یاددہانی کرائے جانے پر کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک خواہش کے مطابق حضور کے مقرر فرمودہ معیار پر اپنے وعدہ کی ادائیگی کو پہنچا دیں۔ انہوں نے یاددہانی کے لئے شکریہ ادا کرتے ہوئے تین ہزار روپیہ ادا فرما دیا ہے جزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

محترمہ موصوفہ نے تحریر فرمایا ہے کہ وہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ ان کی بچی عزیزہ مریم صدیقہ کی صحت بھی بچے کی پیدائش کے بعد بحال نہیں ہوئی۔ آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اجباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست کرتی ہیں کہ ان کے لئے دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز اپنی دوسری بچیوں منور سلطانہ اور بشریٰ ممتاز اور نواسے عزیز مبارک احمد کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم و کرم فرماوے اور صحت و عافیت اور دینی و دنیاوی برکات سے نوازے۔

۲۔ محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی آف نیروبی حال ربوہ نے اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے تین تین ہزار شلنگ کا وعدہ فرمایا تھا۔ محترم قاضی صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ نے اپنے تین ہزار شلنگ کی پوری ادائیگی فرما دی ہے۔ جزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ ۴۴

ربوہ میں آل پاکستان والی بال ٹورنامنٹ کا اہتمام

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ صحت جسمانی کے زیر اہتمام امسال ربوہ میں آل پاکستان والی بال ٹورنامنٹ ۳۰، ۳۱ مارچ ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کی نامور ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ (احمد حسین سیکرٹری ٹورنامنٹ)

۲۴ موصوفہ کی صحت کچھ عرصہ سے عام طور پر خراب رہتی ہے۔ ان کے لئے بھی احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کے لئے عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کے خاندان کو اپنے برکات و افضال سے نوازتا رہے آمین۔ (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ولادت باسعادت

۲۵ فروری ۱۹۶۸ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم شیخ بشارت احمد صاحب راولپنڈی کو تین بچیوں کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور اقدس نے بچے کا نام حفاظت احمد تجویز فرمایا ہے احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(میاں) غلام محمد ٹیلر ماسٹر سرگودھا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴